31

مسلمانوں کی ہستی نہایت ہی خطرہ میں ہے

(فرمودہ 30 / اگست 1946ء بمقام ڈلہوزی)

تشہد، تعوّذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

"چونکہ وقت کافی ہو چکا ہے اور جمعہ کا وقت کم رہ گیا ہے۔ گو جمعہ کے متعلق بعض فقہاء نے لکھا ہے کہ جمعہ اشراق سے عصر تک پڑھا جا سکتا ہے اور سارا دن ہی اِس کا وقت ہے لیکن تعامل یہی ہے کہ جمعہ ظہر کے اوقات میں ہی پڑھا جاتا ہے۔ اِس لئے مَیں اختصار کے ساتھ خطبہ پڑھوں گا۔

مختلف کاموں کو مختلف زمانوں میں اہمیت حاصل ہوتی ہے اور اس کی مثالیں کئی دفعہ مَیں نے بیان کی ہیں کہ ایک عبادت کو اُس کے مناسب اوقات میں بجالانا ہی نیکی ہے اور اُس نیکی کو اُس کے مناسب اوقات میں بجانہ لانا ہی اسے بدی بنا دیتا ہے اور بعض دفعہ بدی کو کسی مناسب موقع پر کرنا بھی اسے نیکی بنا دیتا ہے۔ اس کی مثالیں مَیں کئی دفعہ بیان کر چکا ہوں۔ مثلاً جہاد کا وقت ہو اور کوئی شخص مصلّی بچھا کر نماز شروع کر دے۔ اب بظاہر نماز ایک نیکی کا کام ہے اور جو شخص نماز نہیں پڑھتا اُس کے متعلق اسلام کا حکم ہے کہ وہ دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔ لیکن جب جہاد شروع ہونے والا ہو یا شروع ہو چکا ہو تو اُس وقت کسی کا نماز شروع کر دینا اُس کو گنہگار بنا دیتا ہے۔ کیونکہ اگر دشمن اپنے مقصد میں کامیاب ہو جائے تو وہ مسلمانوں کے جان و مال دونوں کو تباہ کر دے گا اور جب مسلمان ہی نہ رہے تو پھر نمازیں کون پڑھے گا۔ ایسے شخص کا ایک نماز پڑھنا لاکھوں بلکہ کروڑوں نمازوں کے ضیاع کا موجب ہو گا۔ جب جنگ بدر ہوئی

توصحابہؓ نے رسول کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے لئے ایک عرشہ تیار کیا۔ اور آپ سے عرض کیا یَا رَسُوْلَ اللّٰہ! آپ اِس عرشہ پر بیٹھ کر دعا کریں اور لڑائی میں شامل نہ ہوں۔ لڑائی کے لئے ہم کافی ہیں۔ 1 آپ ہمارے لئے دعا فرمائیں۔ چنانچہ آپ نے نہایت رقت سے دعا شروع کی اور کہا اے خدا! اگر تُو نے اس مُٹھی بھر جماعت کو ہلاک کر دیا اور تُو نے ان کی مدد نہ کی فَلَنْ تُعْبَدَ فِي الْاَرْضِ تو ان کے بعد تیری عبادت کرنے والا کوئی شخص دنیا میں نہ رہے گا۔ 2 یعنی نمازیں پڑھنے والے نہ ہوں گے تو نماز کون پڑھے گا۔ پس جہاد کے موقع پر ایک نمازی کی غفلت سے کئی جانیں ضائع ہونے کا خطرہ ہے۔ فرض کرو ایک مومن کی غفلت سے صرف ایک مومن کی جان ضائع ہوتی ہے تب بھی چونکہ عام طور پر انسان کی عمر پچاس ساٹھ سال ہوتی ہے اگر وہ ساٹھ سال زندہ رہتا تو ہزارہا نمازیں ادا کرتا۔ لیکن اس شخص کی ایک بے موقع نماز سے وہ سب نمازیں ضائع ہو گئیں۔ شریعت کا حکم ہے کہ سات سال کی عمر میں بچے کو نماز پڑھانی شروع کرنی چاہئے۔ اور اگر دس سال کا ہو جائے اور نماز نہ پڑھے تو اُسے مار کر نماز پڑھائی جائے۔ 3 اگر ہم یہی فرض کریں کہ وہ پچاس سال زندہ رہتا اور ہر روز پانچ نمازیں پڑھتا تو ایک سال میں 1825 نمازیں پڑھتا۔ اور اسے پچاس سے ضرب دیں تو یہ تعداد اُس کی پچاس سال کی نمازوں کی ہو گی۔ لیکن ایک شخص کی بے موقع نماز نے یہ سب نمازیں گنوادیں۔ اور اگر اس شخص کی غلطی کی وجہ سے پانچ دس آدمی مارے گئے تو لاکھوں نمازیں ضائع ہوئیں۔ ایسے شخص کا جہاد کے وقت نماز پڑھنا نیکی نہیں کہلا سکتا۔

اِسی طرح بعض دفعہ بدی نیکی بن جاتی ہے اور اس کی مثال بھی مَیں کئی دفعہ دے چکا ہوں کہ بڑوں کی بے ادبی کرنا ایک بہت بڑا گناہ ہے اور اُن کو جوتی یا بُوٹ مارنا تو اور بھی کبیرہ گناہ ہے۔ لیکن اگر ایک شخص دیکھتا ہے کہ اس کے باپ کے سر پر پیچھے سے سانپ چڑھ رہا ہے اور اس کو ڈسنے والا ہے تو اگر وہ کہے کہ والد صاحب آپ کی پیٹھ پر سانپ چڑھ رہا ہے تو اتنی دیر میں وہ سانپ اُس کے والد کو کاٹ لے گا۔ کیونکہ ان کیڑوں کو برانگیختہ کرنے کے لئے چھوٹی سے چھوٹی حرکت بھی نہایت خطرناک ہوتی ہے۔ اب اُس کے لئے سوائے اِس کے کوئی چارہ نہیں کہ وہ اُسی جگہ پر اُس کا سر کچل دے اور اس کے پاس اس سانپ کو مارنے کے لئے کوئی چیز نہیں۔

اگر وہ کوئی چیز لینے جائے گا تو ہو سکتا ہے کہ اس کے آنے جانے کی حرکت سے یا اتنے وقت میں وہ سانپ کاٹ کھائے۔ اُس کے لئے سوائے اِس کے کوئی چارہ نہیں کہ وہ اپنا بُوٹ اتار کر زور سے باپ کے سر پر مارے۔ اگر نہیں مارے گا تو گنہگار ہو گا۔ دیکھو! وہی چیز جو بدی تھی نیکی بن گئی اور جو عام حالات میں گناہ کبیرہ تھا وہ ان خاص حالات میں نیکی بن گیا۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں کسی ایک جگہ بھی مومنوں کے متعلق یہ نہیں فرمایا کہ وہ نیک عمل کرتے ہیں بلکہ ہر جگہ وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ آتا ہے کہ وہ عملِ صالح بجالاتے ہیں۔ اور صالح کے معنے عربی زبان میں مناسبِ موقع اعمال بجالانے کے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انسان سے یہ مطالبہ نہیں کرتا کہ انسان اندھا دھند بغیر موقع شناسی کے نماز، روزہ اور حج یا دوسرے احکامِ شریعت کو بجالاتا چلا جائے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ نے اِن عبادتوں کے ساتھ یہ بھی قید لگا دی ہے کہ وہ موقع اور محل کے مطابق ہوں۔ جن اعمال کے ساتھ موقع اور محل کو ملحوظ نہیں رکھا جائے گا۔ وہ نیکی کی بجائے بدی بن جائیں گے۔ روزہ ایک بہت بڑی نیکی ہے لیکن رسول کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم فرماتے ہیں جو شخص عید کے دن روزہ رکھتا ہے وہ شیطان ہے۔ اسی طرح آپ نے نماز کے متعلق فرمایا کہ جو شخص سورج کے چڑھنے کے وقت یا جب سورج نِصْفُ النَّھَار پر ہو یا سورج کے غروب ہونے کے وقت نماز پڑھتا ہے وہ گنہگار ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ 4 کہ نماز پڑھنے والے کے لئے لعنت اور عذاب ہے۔ حالانکہ نماز ایک بہت بڑی نیکی ہے۔ اِس کی وجہ کیا ہے کہ وہ ایسے لوگوں کے لئے بدی بن گئی؟ اِس کی وجہ یہی ہے کہ وہ مناسب موقع نہیں۔ کیونکہ آگے بیان فرمایا ہے کہ یہ لوگ صرف رِیاء اور دکھاوے کے لئے نماز پڑھتے ہیں۔ پس ہر فعل کے متعلق یہ دیکھنا چاہئے کہ موقع اور محل کے لحاظ سے درست ہے یا نہیں۔

آجکل تمام عبادات میں سے ضروری عبادت دعا ہے۔ آجکل جس قسم کے حالات میں سے مسلمان گزر رہے ہیں وہ نہایت ہی تاریک ہیں۔ ہندوستان، فلسطین، مصر، انڈونیشیا اِن سب جگہوں میں مسلمانوں کی ہستی نہایت ہی خطرہ میں ہے۔ ہندوستان میں جو کچھ ہو رہا ہے وہ کسی سے پوشیدہ نہیں۔ ایران میں روسی حکومت اپنا اثر و نفوذ پیدا کر رہی ہے اِس لئے ایرانی حکومت کو نہایت خطرناک حالات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ انڈونیشیا میں ڈچ حکومت مسلمانوں کو

غلام بنانے کی خاطر تمام قسم کے ہتھیار استعمال کر رہی ہے۔ ملایا میں چینیوں کو زبردستی ٹھونسا جارہا ہے۔ ہندوستان سے چل کر ایران پھر فلسطین، مصر، انڈونیشیا اِن سارے ہی علاقوں میں مسلمان سخت خطرات میں گھرے ہوئے ہیں۔ پس تمام دوستوں کو چاہئے ان دنوں میں خاص طور پر دعائیں کریں۔ دوسرے مسلمانوں کو بھی تحریک کرنی چاہئے کہ وہ بھی دعاؤں میں لگ جائیں۔ سوائے اِس کے مسلمانوں کے لئے کوئی چارہ نہیں۔ مسلم لیگ آخر کیا کر سکتی ہے؟ وہ ریزولیوشن ہی پاس کر سکتی ہے کیونکہ مسلمانوں میں استقلال سے کام کرنے کی عادت نہیں رہی۔ ایسے مسلمانوں سے آخر وہ کتنا کام لے سکتی ہے۔ جب تک مسلمان دنیا طلبی اور عیش و عشرت کے سامانوں کو نہیں چھوڑتے اور ہر قسم کی قربانیوں کے لئے منظّم نہیں ہو جاتے اور اپنے آپ کو ایسی قربانیوں کے لئے تیار نہیں کرتے جو کہ تَحْتَ ظِلَالِ السُّيُوْفِ کی جاتی ہیں اُس وقت تک کامیابی ناممکن ہے اور ان سے کوئی شخص بھی کام نہیں لے سکتا۔ مسلمان خدائی مصیبتوں کو برداشت کر سکتے ہیں اور اس پر صبر کر سکتے ہیں لیکن انسانی مصیبتوں پر صبر نہیں کر سکتے کیونکہ مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے آنے والی مصیبتوں کے سہنے کی عادت ہو گئی ہے اور اس قسم کے عذاب کا مقابلہ کرنے اور ان پر صبر کرنے کے لئے بے عملی کی ضرورت ہے۔ لیکن جہاں انسانوں سے مقابلہ ہو وہاں ان کے عذاب اور تکلیف کو ہٹانے کے لئے عمل کی ضرورت ہے۔ بے عملی سے وہ عذاب اَور بھی شدید ہو جاتا ہے۔ پس اِس وقت مسلمان خدائی مصیبتوں کے علاوہ بندوں کی مصیبتوں کا نشانہ بنائے گئے ہیں اور ان کی اپنی حالت یہ ہے کہ وہ سخت بے عمل ہو چکے ہیں اور کوئی تنظیم ان میں موجود نہیں۔ اِن حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے دوستوں کو دعا کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ غیب سے مسلمانوں کی بیداری کے سامان پیدا کرے اور ان کی حالت کو بدل دے۔ گو عام طور پر اللہ تعالیٰ کا قانون یہ ہے کہ وہ انسان کو اس کے اعمال کے مطابق بدلہ دیتا ہے۔ لیکن بعض وقت اللہ تعالیٰ جب ضرورت سمجھتا ہے تو معجزانہ طاقتیں بھی دکھا دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کرنی چاہئے کہ اگر مسلمان بیدار نہیں ہوتے تو خدا تعالیٰ ہی اپنی قدرت کا ہاتھ دکھائے۔ مسلمان چاہے کتنے ہی بُرے ہیں لیکن بہر حال مسلمان تو کہلاتے ہیں اور ان کے گرنے کی وجہ سے اسلام کی ترقی میں مشکلات پیدا ہوں گی اور تبلیغ کے رستہ میں

رکاوٹیں پیدا ہوں گی۔ دوسری قوموں کی نظر میں اسلام ذلیل ہو جائے گا۔ پس اللہ تعالیٰ سے دعا کرنی چاہیئے کہ اے خدا! تُو یہ نہ دیکھ کہ یہ مسلمان کیسے ہیں بلکہ تُو یہ دیکھ کہ مسلمانوں کے گرنے کا نتیجہ کیا ہو گا۔ اِس طور پر اللہ تعالیٰ کی غیرت کو اُکسانا چاہیئے اور متواتر دعائیں کرنی چاہئیں اور ان حالات کی تفصیلات کو مد نظر رکھ کر دعائیں کرنی چاہئیں تا کہ دل میں جوش پیدا ہو اور اللہ تعالیٰ کا فضل نازل ہو اور مسلمانوں سے یہ مصائب کے دن دور ہو جائیں۔"

(الفضل 10 ستمبر 1946ء)

1: سیرت ابن ہشام جلد 2 صفحہ 272، 273 مطبوعہ مصر 1936ء

2: کنز العمال جلد 13 صفحہ 37 مطبوعہ حلب میں غزوہ تبوک کا ذکر ہے۔

3: ابوداؤد کتاب الصَّلٰوۃ باب مَتٰی یُؤْمَرُ الْغُلَامُ بِالصَّلٰوۃِ

4: الماعون: 5